ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 جولائی، 2000

مسسرز ہری فرٹیلائزرز وغیرہ

بنام

سٹیٹ یو۔ پی۔ ودیگراں

[ایس راجیندر بابو اور شیوراج بنام پاٹل، جسٹس صاحبان]

لیبر قوانین:

یو۔ پی۔ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947-بند ہونے سے بہت پہلے کارکنوں کا خاتمہ-فیکٹری بند ہونے پر دوسرے کارکنوں کا اس کے بعد خاتمہ-بعد میں ختم ہونے سے متعلق تنازعات کے لیے کمپنی کی طرف سے ٹریڈ یونین کے ساتھ طے شدہ تصفیہ-حقائق پر منعقد کیا گیا، تصفیے کی شقوں کو تصفیے کے وقت حوالہ دیا گیا تھا نہ کہ ایسے معاملات جو تصفیے کی تاریخ سے بہت آگے تھے-انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947۔

مدعا علیہ-کارکنوں کو اپیلنٹ- کمپنی نے 1985 میں ملازمت سے برطرف کر دیا تھا۔لیبر عدالت کے سامنے تنازعات زیر التوا تھے۔89-1988 میں کمپنی کی فیکٹری بند ہو گئی۔اس عرصے کے دوران بندش کے نتیجے میں سات کارکنوں کو برطرف کر دیا گیا۔ان کارکنوں سے متعلق تنازعات لیبر عدالت میں بھی آئے۔سات کارکنوں سے متعلق تنازعہ کے سلسلے میں ایڈیشنل لیبر کمشنر (مصالحت) کی موجودگی میں ٹریڈ یونین کے ساتھ کمپنی کے ذریعے یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کے تحت مصالحتی کارروائی کے دوران ایک

تصفیہ طے پایا۔ کمپنی نے انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے ایک درخواست دائر کی جس میں دعوی کیا گیا کہ ایوارڈ مذکورہ تصفیے کی بنیاد پر منظور کیا جانا چاہیے۔ لیبر عدالت نے درخواست مسترد کر دی۔ کمپنی نے عدالت عالیہ کے سامنے تحریری درخواست دائر کی، جسے خارج کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ مدعا کارکنان کی خدمات بند ہونے سے بہت پہلے ہی ختم کر دی گئی تھیں، اس لیے ٹریڈ یونینوں کو مدعا کارکنان کی طرف سے ان کی رضامندی کے بغیر تنازعات کو حل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لیے کمپنی کی طرف سے اپیلیں۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ: ٹریڈ یونین کی طرف سے کمپنی کے ساتھ کیے گئے تصفیے کی مختلف شقوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سال 1988 میں فیکٹری کی بندش کے تناظر میں کیا گیا تھا-89. تصفیے کے قرارداد کی شقیں یہ واضح کرتی ہیں کہ وہ صرف ان معاملات کا احاطہ کریں گی جو تصفیے کے وقت کے قریب تھے اور ان تمام معاملات کا نہیں جو تصفیے کی تاریخ سے بہت آگے تھے۔ لہذا، عدالت عالیہ اور لیبر عدالت کو ان کے خیالات میں جائز قرار دیا گیا- یقینا مختلف وجوہات کی بنا پر۔ لیبر عدالت اب معاملات کو قانون کے مطابق نمٹا سکتی ہے۔

[G-H، 14-A - 13]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5312، سال 1992۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P نمبر 747، سال 1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر۔ 5313/92، 5314/92 اور 5315/92۔

حاضر پارٹیوں کے لیے جی بی پائی، بھارت سنگم، آنند پانڈے، محترمہ آشا پاٹھک، محترمہ ابھا آر شرما، کے مشرا، آر بی مشرا، شیلا گوئل، انم ڈی این راؤ، منوج گوئل اور اے کے گوئل۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجندر بابو، جسٹس۔ ہمارے سامنے چار اپیلیں دائر کی گئی ہیں، جو عدالت عالیہ کے مشترکہ حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک معاملے میں تیسرا مدعاعلیہ اپیل کنندہ کے قیام کا ایک کارکن رہا ہے۔ اپیل کنندہ اور ٹریڈ یونینوں نے ایڈیشنل لیبر کمشنر (مصالحت) کی موجودگی میں جوابی تنازعات کو حل کرنے کے لیے ایک قرارداد کیا۔

یو۔ پی۔ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947 اور انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947 [جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے] کے تحت تنازعات کے تصفیے کی اسکیم یکساں ہے سوائے اس کے کہ یو۔ پی۔ ایکٹ کی دفعہ B-6 کے تحت اس ایکٹ کے مطابق کوئی شق موجود نہیں ہے۔ لہذا عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ مذکورہ شق ریاست یوپی میں لاگو ہوتی ہے۔ عدالت عالیہ کا یہ نظریہ درست معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہوگا کہ یونین یا مزدوروں کے بہت بڑے مفاد کی نمائندگی کرنے والی یونینوں کے ساتھ طے شدہ مصالحت عام طور پر اکثریتی یونینوں پر پابند ہوگی۔ بلاشبہ، یہاں تک کہ ایک تنازعہ جس کی یونین نے حمایت نہیں کی ہے، لیکن اسے ایکٹ کی دفعہ 2-اے کے تحت تنازعہ سمجھا جاتا ہے، ایک یونین مزدوروں اور صنعت کے وسیع تر مفادات میں تصفیہ کر سکتی ہے۔

موجودہ معاملے میں یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ہر ایک کارکن کو بندش کا سوال پیدا ہونے سے بہت پہلے ہی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا تھا۔ درحقیقت، قرارداد میں خاص طور پر

سات کارکنوں کی خدمات کا حوالہ دیا گیا ہے جن کی خدمات سال 1988-89 میں ختم کر دی گئی تھیں اور دوسروں کے حوالے سے نہیں۔

قرارداد میں تین اہم شقیں ہیں جو تشریح شق (7)، شق (10) اور شق (14) سے پیدا ہوتی ہیں۔ شق (7) اس اثر کے لیے ہے کہ ان سات کارکنوں کی خدمات سال 1988-89 میں ختم کر دی گئیں اور جن کے تنازعات انڈسٹریل ٹریبونل (1) الہ آباد کے سامنے زیر التواہیں، تصفیے کے لیے کچھ شرائط کی گئیں اگر بندش کا معاوضہ 15,000 روپے سے زیادہ ہے تو وہ رقم قابل ادائیگی ہو گی اور اگر ایسا معاوضہ 15،000 روپے کی مذکورہ رقم سے کم ہے تو کم رقم ادا کی جائے گی. شق (10) میں کہا گیا ہے کہ ایسے تمام تنازعات/سوٹ، جو عدالت عالیہ یا ٹریبونل/لیبر کورٹ کے سامنے زیر التواہیں، چاہے وہ اجتماعی ہوں یا انفرادی، یہ سمجھا جائے گا کہ آخر کار اس قرارداد کی بنیاد پر فیصلہ کیا گیا ہے اور ایسے تمام مقدمات عدالت سے واپس لے لیے جائیں گے۔ شق (14) میں کہا گیا ہے کہ اس قرارداد کی بنیاد پر تمام تنازعات اور قریب سے پیدا ہونے والی ادائیگیوں کے سلسلے میں، تمام موجودہ تنازعات کو بالآخر طے پایا جائے گا۔تاہم، ان میں سے ہر ایک معاملے میں جواب دہندگان نے اپنے معاملے میں مذکورہ تصفیے کے اطلاق سے اختلاف کیا۔ٹریبونل کے سامنے اپیل گزاروں کے لیے ایک درخواست دائر کی گئی تھی جس میں دعوی کیا گیا تھا کہ حوالہ کا فیصلہ تصفیے کی تاریخ 19.10.1989 کے مطابق کیا جانا چاہیے۔اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا ہے اور اپیل گزاروں کی طرف سے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی۔عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ موجودہ معاملے میں ہر مدعاعلیہ کی خدمات سال 1985 میں ختم کر دی گئی تھیں اور جب تک کہ اس کی رضامندی نہیں لی جاتی، یونین کو اس کی ملازمت کے خاتمے سے متعلق تنازعات کو حل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور تصفیے میں اس تنازعہ کا کوئی ذکر نہ ہونے کی وجہ سے اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے اور اس وجہ سے اس بنیاد پر فیصلہ دیا گیا کہ لیبر

عدالت کا نظریہ درست ہے اور اس میں مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے اور اپیل گزاروں کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

تصفیے کی شق (7) شق (10) اور شق (14) کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سال 89-1988 میں فیکٹری کی بندش کے تناظر میں درج کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کارکنوں کا دعوی ہے کہ ان کی خدمات اس سے بہت پہلے یعنی 1985 میں ختم کر دی گئی تھیں۔ لہذا، ان کے مقدمات تصفیے کے دائرہ کار میں بالکل نہیں تھے۔ شقوں (7)، (10) اور (14) کو احتیاط سے پڑھنے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ وہ صرف ان معاملات کا احاطہ کریں گے جو تصفیے کے وقت کے قریب تھے اور ان تمام معاملات کا نہیں جو تصفیے کی تاریخ سے بہت آگے تھے۔ لہذا، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ اور لیبر عدالت کو ان کے خیالات میں، یقینا، مختلف وجوہات کی بنا پر جائز قرار دیا گیا تھا۔ لیبر عدالت اب ان معاملات کو قانون کے مطابق نمٹا سکتی ہے۔

اس لیے یہ اپیلیں، تاہم، اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر مسترد کر دی جاتی ہیں۔

بی۔ ایس۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24